

فلسفہ موت و حیات

فلسفہ موت و حیات

تأليف

علامہ مولانا ابو حمزہ محمد عمران مدنی رحمہ اللہ
(مدرس جامعہ النور شرقی دارالافتاء ممبئی)

جمعية اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph: 021-32439799 Website: www.ishaateislam.net

فلسفہ موت و حیات

تألیف

علامہ مولانا ابو حمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی
(مدرس جامعہ النور و مفتی دارالافتاء محمدی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھا در، کراچی، فون: 32439799

شرفِ انساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے مشفق والدین کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی محبتوں اور شفقتوں کے سائے میں میں زندگی گزار رہا ہوں، جن کی دعاؤں کی برکت سے آج میں کچھ پڑھنے اور لکھنے کے قابل ہوا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بعدِ عجز و نیاز یہ قرآنی دعا کرتا ہوں:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا (یٰسٰر ایل: ۲۶/۲۷)

اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے

مجھے بچپن میں پالا۔

نام کتاب : فلسفہ موت و حیات

مؤلف : علامہ مولانا ابو حمزہ محمد عمران المدنی مدظلہ العالی

من اشاعت : ربیع الاول ۱۴۳۲ھ / فروری ۲۰۱۳ء

تعداد اشاعت : ۳۰۰۰

ناشر : جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاندھلوی بازار، ٹھکانہ درگاہی، لاہور 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

۱۔	چشم لفظ	6
۲۔	فلسفہ موت و حیات	9
۳۔	فلسفہ موت و حیات قرآن کی روشنی میں	12
۴۔	موت و حیات کے معانی	14
۵۔	موت کیا ہے؟	17
۶۔	انسانی موت کی تاریخ	18
۷۔	پیدائش موت کی حکمت	18
۸۔	موت وجودی ہے یا ہمدی؟	19
۹۔	موت و حیات کے ادوار	21
۱۰۔	فرشتوں کی حیات و ممات	23
۱۱۔	چوپایوں کی حیات و ممات	23
۱۲۔	موت کی یاد	23
۱۳۔	یاد موت کی ترغیب	25
۱۴۔	موت کی خواہش کرنا کیسا؟	26
۱۵۔	انذار و شیر میں ذکر موت کی حکمتیں	31
۱۶۔	حیات بعد الممات کا عقیدہ	39
۱۷۔	کفار کو جہنم دینا	40
۱۸۔	حیات بعد الممات کا انسانی زندگی پر اثر	43
۱۹۔	حیات الانبیاء کا بیان	47
۲۰۔	حیات شہداء کا بیان	52
۲۱۔	اقوال مفسرین معتدین	54

۲۲۔	شہداء کے فضائل	57
۲۳۔	حیات اولیاء کا بیان	59
۲۴۔	عام مومن کی حیات کا بیان	61
۲۵۔	کافر کی حیات کا بیان	63
۲۶۔	زندہ افراد کے اعمال کا ثبوت شہدگان پر پیش کیا جاتا	65
۲۷۔	عذاب جسم کو ہوگا یا روح کو یا دونوں کو؟	67
۲۸۔	خدا مرے بھٹ	70
۲۹۔	روح کیا ہے؟	71
۳۰۔	ارواح کی قیام گاہ کے متعلق آثار اور اقوال علماء کا بیان	72
۳۱۔	روح کے کارنامے	76
۳۲۔	تأخذ و مراجع	79

نوٹ

رسالہ کے آخر میں شیخ الاسلام حضرت علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی
متوفی ۱۴۷۳ھ کا فارسی زبان میں استغاثہ اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اردو ترجمہ از مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی شائع کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

موت

ایک حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن

کسی لئے وحشت و رعبت اور کسی کے لئے مسرت و شادمانی۔

فرمایا قرآن میں خالق کائنات نے

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: ۱۸)

ترجمہ: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (مکمل ایمان)

یہ جہان ریشی۔۔۔ فنا یہ دنیا گنج بخش۔۔۔ روح و عواء جو آیا۔۔۔ اسے چاہا ہے، جس نے

دروازہ عدم سے خفاء و جود میں قدم رکھا اس کو رخصت کتا سے نکالا، جس نے رعبت آصال و اما

نی عرصہ زندگی میں لا کر رکھا اس کو لازمی فریب دیکر پرن اجل نے لوٹا۔

ایک عربی مقولہ ہے:

الْمَوْتُ قَدْ حَضَّ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبًا

موت ایک پیالا ہے ہر جان کو اسے چینا ہے۔

وَالْقَبْرُ نَابٌ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقُهُ

اور قبر ایک دروازہ ہے ہر ایک نفس کو اس میں داخل ہونا ہے۔

ہر مخلوق مرنے کے لئے ہے، اور ہر رزق دیا گیا فوت ہونے والے کے لئے ہے اگر بھا

ہے تو اس دنیا و پیر کریم کو جو ذی الجلال والا کرام ہے۔ غنی و فقیر، صغیر و کبیر، جوان و دجیر، قوی و

ضعیف سب کو موت کے سپنجے میں آنا ہے۔ (تفسیر حسدات)

دنیا کے تمام لوگ چاہے وہ کسی دین کے پیروکار ہوں کوئی موت سے منور نہیں ہر ایک کو

موت کا پیالا چینا پڑے گا۔

فلسفہ موت و حیات بیان کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَسْأَلَكُمْ لِكُمْ اَنْتُمْ اَعْمَلَكُمْ﴾ (اسراء: ۷۲)

ترجمہ: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں سے کس

کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (مکمل ایمان)

فرمایا موت و حیات کا تسلسل قائم کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس کے حکم سے

کوئی چیز معرض وجود میں آئی ہے اور اس کے حکم سے نیست و نابود ہوتی ہے، از خود نہ موجود

ہو سکتی ہے نہ معدوم ہو سکتی ہے (وہ ہے ان کا جو کہتے ہیں یہ کائنات خود بخود چلتی ہے) ساتھ ہی

اس کی حکمت بھی بیان کر دی کہ اس سے مقصد تمہارا امتحان لینا ہے کہ ہم نے قوت مع و ہر فہم

و تدبیر کی جو ہے پناہ صلاحیتیں بخشیں پھر نظام کائنات میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا کیا اور رہنمائی

کے لئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا، دیکھنا یہ ہے کہ ان نعمتوں کی قدر کیجھتے ہو اور ان قوتوں

کو اپنی خوشی سے رضائے الہی کے حصول میں صرف کرتے ہو یا اللہ ار جوانی اور صحت کا نشہ

تمہیں بدست کر دیتا ہے اور اپنی قوتیں اور وقت عزیز بنا فرمائی میں خرچ کرتے ہو۔

ایک مرتبہ حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ سے

فصحت فرمائی: اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے لئے، اپنی جوانی کی حالت میں بڑھاپے

کے لئے، اپنی فرصت کے لمحات میں مصروفیت کے لئے اور جب تک اپنی زندگی کی شمع روشن

ہے موت کے لئے ذخیرہ جمع کر لو۔ تو انہیں چاہتا کہ کل تیرا کیا ہوگا۔ (تفسیر نیا، آخر آں)

مترجم قارئین! جب ہم یہ جان گئے کہ موت حق ہے اور زندگی و صورت کا مقصد رب کی

رضا کا حصول ہے تو اب جو رضائے پروردگار کے حصول میں کامیاب ہو گیا اس کے لئے تسکین

دل و جاں اور جو ناکام ہوا اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔ مولف نے اپنی کتاب میں

”فلسفہ موت و حیات“ میں تفصیلاً اس کا ذکر فرمایا ہے۔ معانی موت و حیات، موت کی تاریخ،

ادوار، فرشتوں اور چوپایوں کی حیات و ممات اور ساتھ ہی ارواح سے متعلق بھی معلومات جمع

فرمائی ہیں۔ حیات انبیاء علیہم السلام اور حیات شہداء پر بھی قرآن و حدیث اور صالحین کے

اقوال جمع کر کے ایران کی عقلی کا سامان کیا ہے۔

الحمد للہ حضرت علامہ مولانا ابو حمزہ محمد عمران مدنی مدظلہ العالی جامعۃ النور زیر اہتمام

جمعیت اشاعت الہدایت پاکستان میں تدریسی فراموش بھی انجام دے رہے ہیں۔ مجھے بھی شرف

تمیز حاصل ہوا اور ان کی خاص شہادتوں سے حصہ بھی پایا۔ اس کے علاوہ آپ دارالافتاء محمدی بھی چلار ہے ہیں۔

یہ سعادت مندی جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے شعبہ نشر و اشاعت کی کراپے سلسلہ اشاعت کے نمبر ۲۲۹ میں اس کتاب کو شامل کر رہی ہے۔ دعا ہے رب ذوالجلال اس تحریر کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور ہر روزگار اس سلسلہ کو خرید ترقی عطا کرے۔ اس میں تعاون کرنے والے قلمی اصحاب اور جمعیت کی جملہ سرگرمیوں میں حصہ لینے والے قلمی وابستگان خصوصاً استاذی قبلہ رئیس دارالافتاء شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کو دین متین کی خدمت سے مزید سرشار فرما کر داریں میں ہرگز اذوں کا حقدار بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین

حافظ محمد رضوان قادری

فلسفہ موت و حیات

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک کسی چیز کی کمادہ قدر و قیمت کا اندازہ نہ ہو، اس وقت تک اس کا نہ تو صحیح طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس حقیقت کو اس نکات سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک باغ کے پاس سے گزرا اس نے دیکھا کہ باغ کے اندر سے کوئی شخص چھوٹے چھوٹے پتھر پھینک رہا ہے۔ اتفاقاً طور پر ایک پتھر بادشاہ کو بھی آگیا۔ بادشاہ نے اپنے خادمین کو اس سمت دوڑایا، کچھ ہی دیر میں خادمین ایک شخص کو لے کر حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا، تم یہ کیا کر رہے تھے؟ اس نے کہا: مجھے ایک ویران مقام پر کچھ پتھر نظر آئے، میں نے انہیں اٹھالیا، اور چلتے چلتے اس باغ میں آ گیا، اور ان کے ذریعے سے بھل توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا: کیا تمہیں ان پتھروں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بادشاہ نے کہا: یہ پتھر پختا مٹی ہیبر سے تھے، جنہیں تم نے غفلت اور نادانی میں ضائع کر دیا۔

ہمارا بھی حال کچھ ایسا ہی ہے، حیات کا ستارہ گراں اللہ تعالیٰ نے بے طلب ہمیں دے رکھا ہے، لیکن ہمیں اس کی اہمیت کا احساس نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیں چھوڑ رہا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ عِبْرَتَهُمْ إِنَّهُمْ قَلِيلٌ مِّنْ فَاعِلِينَ﴾ (۱)

ترجمہ: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرتا نہیں۔

ہماری زندگی کا مقصد کھیل تراش نہیں، بلکہ دلچسپی میں اشتغال تو نا سمجھ بچوں کا کام ہے، دانا ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود ایسی نادانی کرنا، اموال و سانسوں کا خزانہ ایسے ہی ضائع کر دینا، آخر کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنی حقیقت کو نہیں پہچانا، اپنی صحیح قدر و منزلت کو نہیں جانتا۔ فی الواقع ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری زندگی کتنی قیمتی ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے

سائنس کس قدر اصول ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا نَعْلَمُ لَهُمِ عَذَابُهُ﴾ (۲)

ترجمہ: تو ہم ان کی کتنی پوری کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جلدی کرو! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سائنس ہی تو ہیں کہ یہ رنگ چاہیں تو تمہارے ان اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جائے، جن سے تم اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ عزوجل رحم فرمائے اس شخص پر جس نے اپنے اعمال کا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔ (۳)

یہ ایک مستند حقیقت ہے کہ جس انسان کو اپنی زندگی کی قدر و منزلت کا علم نہ ہو، جو اپنی زندگی کی بیش قیمت گھڑیوں کو ضائع کرنے میں مشغول ہو، وہ کامیابی و کامرانی کا کبھی منہ نہیں دیکھ پاتا، بلکہ ایسا شخص ہمیشہ غفلت کی اندھیریوں میں گم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، خود فرماتا ہے:

﴿وَإِن نَعْلَمُ أَنَّكَ لَنُفْضِلُكَ اللَّهُ لَا نَفْضِلُكَ﴾ (۴)

ترجمہ: اور اگر اللہ کی نعمتیں مگو، تو شمار نہ کر سکو گے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے یہ صحیح اشیاء، انسان کی منفعت کے لیے پیدا فرمائی ہیں۔ فرماتا ہے:

﴿يَخْلُقُ اللَّهُ لَكُمْ فَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ (۵)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔

یوں تو اللہ رب العالمین کی تو انگوٹھوں سے حضرت انسان متعین ہو رہا ہے، اور یہ تمام ہی نعمتیں نہایت گرانقدر اور بے بہا ہیں، لیکن وہ پاک و بلند ذات جو خالق و دہ عالم ہے، اُس نے اپنی نعمتوں کا نعم البدل بھی پیدا فرمایا ہے، اس حقیقت کو اس طرح سمجھئے کہ ایک شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیبہ و نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے، اس کے پاس رہنے کے لیے بلند

۲- مريم: ۸۴/۱۹

۳- انصاف السادة المتقين: ۲۶/۱۴

۴- ابراهيم: ۲۱/۱۴

۵- البقرة: ۲۹/۲

و بالا، آسائش زندگی سے مملو (پُر) خوبصورت اور کشادہ مکان بھی ہے، سفر کے لیے عمدہ وترین کار بھی ہے، خوبصورت و خوب سیرت فرمانبردار بیوی بھی ہے، ایک حسین و جمیل بیٹا بھی ہے۔ بھریا اللہ کریم جل و علا کی عطا کردہ یہ تمام ہی نعمتیں انتہائی قیمتی ہیں، بڑی بیش بہا ہیں لیکن اللہ رب العالمین نے ان کا نعم البدل بھی پیدا فرمایا ہے۔ اگر بندے کو عطا کردہ یہ نعمتیں منسلب کر لی جائیں، تو بلاشبہ قادر مطلق کی رحمت سے بعید نہیں کہ وہ اپنے بندے کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور وسیع مکان عطا فرمادے، اُس کے فضل و کرم سے بعید نہیں کہ وہ پہلے سے زیادہ صفات حسنہ سے مکھف و رفیع حیات اپنے بندے کو عطا کر دے، اس کو وہاں تک نطفی کی عطا سے بعید نہیں کہ وہ اپنے بندے کو خوبصورت اور سعادت مند لڑکے سے پھر لوڑ دے۔ اُس پر وہ گارنے اپنی نعمتوں کا نعم البدل بھی تیار کر رکھا ہے، لیکن خالق کائنات کا نظام قدرت ہے کہ اس نے انسان کو دنیاوی زندگی کی جو نعمت عطا فرمائی ہے، اگر بندہ اس عظیم نعمت کو غفلت میں گزار دے، اپنی حیات مستعار گناہوں کی آلودگیوں کی نذر کر دے، اور موت سے ہٹکار ہونے کے بعد دوبارہ دنیاوی حیات عطا کیے جانے کا سوال کرے تو اس کا یہ سوال پورا نہیں کیا جائے گا۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ زندگی کا جو سائنس ایک ہارم نے لے لیا، وہ کسی قیمت پر ہم دوبارہ حاصل نہیں کر سکتے۔ جو دن گزار چکے، انگوٹھوں کو دروں خرچ کر کے بھی ہم اسے واپس نہیں لا سکتے۔ جو طب ہم گزار چکے کتنے ہی جتن کر لیے جائیں، اب وہ دوبارہ میسر نہیں آ سکتی۔

حضرت ابو عمران الجونی بیان کرتے ہیں: جو بھی رات آتی ہے صدا دیتی ہے، اپنی طاقت بھر جو نیکی کرنی ہے کر لو، اب قیامت کے دن تک میں تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤں گی۔ (۶)

امام مجاہد علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں: جو دن بھی دنیا سے ختم ہوتا ہے، وہ یوں کہتا ہے: تمام خوبیاں اللہ کو، جس نے مجھے دنیا اور دنیا والوں سے راحت بخشی۔ پھر اسے پیٹ دیا جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن تک کے لیے اس پر مہر کر دی جاتی ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہی اُس کی مہر

کھولے گا۔ (۷)

امام مجاہد علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں: ہر آنے والا دن یہی کہتا ہے: اے ابن آدم! آج میں تیرے پاس آچکا ہوں، پھر آج کے بعد دوبارہ لوٹ کر بھی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ پس تو دیکھ لے تو مجھ میں کیا مل کر رہا ہے؟ اور ہر آنے والی رات بھی یہی کہتی ہے۔ (۸)

ہمارے شب و روز یوں گزر رہے ہیں، گویا کہ ہم آدھ گھردہ مسافر ہیں، جس کی منزل متعین نہیں ہے، جس کے چش نظر کوئی مقصد نہیں۔ ہماری حالت اس نادان بچے کی سی ہے، جس نے عقل و شعور کے زینے پر قدم نہ رکھا ہو، جو کھیت و وقت گراں اور رزق لاشے کے مابین فرق نہیں کر پاتا، اس کے ہاتھ میں آنے والی شے خواہ قیمتی ہو یا سستی وہ اسے لیے اپنے کھیل میں مشغول رہتا ہے۔ اسی نا سمجھ بچے کی مانند ہم بھی اپنی حیات کے متاع گراں کو کھلونا سمجھ بیٹھے ہیں، ہم صبح سے لے کر شام تک کا وقت یونہی گزاری لیتے ہیں، پھر شام سے صبح ہو جاتی ہے ہمیں احساس تک نہیں ہو پاتا کہ ہم نے دن کیسے گزارا، اپنی قیمتی رات کو کس طرح دوستوں کے جہرمت میں بیٹھ کر فضول، بے سرو پا باتوں میں برباد کر دیا۔ **بَقِیْنَا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیکار و عسٹ پیدا نہیں فرمایا، لیکن انسان کی حیات و موت کا فلسفہ کیا ہے؟ انسان کیا دنیا میں فقط کھانے، پینے، سونے، شادی کرنے اور مال و دولت کمانے کے لیے آیا ہے؟ یا اسے دنیا میں کسی اور عظیم مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے؟**

فلسفہ موت و حیات قرآن کی روشنی میں

آئیے ہم قرآن مجید سے اس فلسفہ موت و حیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ رب العالمین عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَسْأَلُ الْمَلَكُ أَمْ يَكُونُ مِنْ خَلْقٍ نَّحْسٍ أَمْ يَكُونُ مِنْ خَلْقٍ مُّطَهَّرٍ﴾
﴿الْمَوْتُ وَالْخَيْرَةُ لِيَلْبِسُكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (۹)

۷۔ تَبْدِیرُ السَّائِرَةِ فِیْ أَحْوَالِ الْآخِرَةِ، ابولقم، ۲۳۹، ص ۱۷۱

۸۔ تَبْدِیرُ السَّائِرَةِ فِیْ أَحْوَالِ الْآخِرَةِ، ابولقم، ۲۴۰، ص ۱۷۱

۹۔ المثلث، ۶۶/۱۰۲

ترجمہ: نہایت بابرکت ہے وہ ذات، جس کے دست قدرت میں بادشاہی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے، تاکہ وہ سمجھیں جائیں، کہ تم میں سے ہاتھ مار عمل کون زیادہ اچھا ہے۔

ایک مقام پر ہر حیات سے یوں پردہ اٹھایا گیا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَنَاءِ لِيَلْبِسُكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (۱۰)

ترجمہ: اور وہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا، اور اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے ہاتھ مار عمل کون زیادہ اچھا ہے۔

ایک مقام پر ہماری پیدائش کا راز یوں آشکار فرمایا ہے:

﴿لَمْ يَخْلُقْكُمْ خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ﴾ (۱۱)

ترجمہ: پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

ایک مقام پر فرمادیا:

﴿إِنَّا جَعَلْنَاكُمْ عَلَى الْأَرْضِ لِتَعْلَمُوا أَنَّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (۱۲)

ترجمہ: بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائے کہس کے کام بہتر ہیں۔

خلاصہ آیات: مذکورہ بالا آیات سہارہ کہ انسان کے فلسفہ موت و حیات کو واضح کر رہی ہیں کہ یہ موت و حیات کا تسلسل غمٹ نہیں ہے، انسان اس رزم گاہ حیات میں صرف کھانسی کر جان بنانے، شادی کر کے گھر بنانے اور کام کر کے پیسہ کمانے کے لیے نہیں آیا۔ یہ دنیا کا بناؤ سنگھار، یہی زیب و زینت اس لیے نہیں کہہ لی اس میں لگایا جائے بلکہ یہ تو امتحان و

۱۰۔ ہود، ۷/۱۷۱

۱۱۔ یونس، ۱۰/۱۴

۱۲۔ النکھل، ۷/۱۸۱

امتحان کی صورت ہے۔ موت و حیات کی پیدائش سے مقصود امتلاء و امتحان ہے اللہ تعالیٰ موت و حیات کے اس تسلسل سے ہماری آزمائش کر رہا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کا اعتراف کرتے ہیں یا اس کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں یا اس کی نعمتوں کو اس کی معصیت کے کاموں میں صرف کر کے کفرانِ نعمت کا گھناؤنا جرم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَأَنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن تَلْفَةٍ أَمْشَاجٍ لِّيَبْلُوَهُ لَنُجْعَلَنَّهُ مِنبَعًا مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝۱۵﴾

ہدایت الشیبی اما شاہ کبرا و اما کفورا (۱۳)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کو ایک مخلوقِ تلف سے تخلیق فرمایا تاکہ ہم اسے جانچیں۔ پس ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنادیا۔ ہم نے اسے راستہ دکھایا، اب چاہیے شکر گزار بنے یا ناشکر۔

اللہ تعالیٰ ہماری صحتوں سے بھی واقف ہے، اور ہماری شاہیں بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ وہ ہمارے ظاہر کا بھی علم رکھتا ہے، اور ہمارے باطن کا بھی۔ نہ تو ہماری خلوتیں اس سے پردہٴ خفاء میں ہیں، اور نہ ہی ہماری جلوتیں اس کے احاطہٴ علم سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِن رَّيْتَكَ لِبَاسٍ مِّنْ صَدَاقٍ ۝۱۶﴾

ترجمہ: بیشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ قایم نہیں۔

ہمارے امتحان کا سلسلہ جاری ہے۔ ہم میں سے ہر شخص غور کرے کہ وہ کس کام کے لیے بھیجا گیا ہے؟ اور کیا کام کر رہا ہے؟

بہر حال موضوع پر مزید کلام کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موت و حیات کا معنی اور اقسام کو ذکر کیا جائے۔ فنقول وبالله التوفیق

موت اور حیات کے معانی

موت اور حیات باہم متقابل ہیں، اسی بناء پر ان کا معنی تضداد کے اعتبار سے کیا

جاتا ہے۔

موت کے معانی

(۱) تمناں پھوس، اہانت و غیرہ میں موجود نشوونما کی قوت و طاقت کو ختم کر دینا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

﴿وَيُخَيِّطُ الْأَرْضَ بُغْدَ قَوْلِهَا﴾ (۱۵)

ترجمہ: زمین کی موت کے بعد وہ اسے زندہ کرتا ہے۔

(۲) حواس کی طاقت کو زائل کر دینا جیسا کہ حضرت سریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا قرآن عظیم میں حکایت کی گئی ہے:

﴿وَهَافَتْ يَفَيْسُ بَيْتَ قَبْلِ هَذَا﴾ (۱۶)

ترجمہ: بولی اکاش! اس سے قبل میں سرپئی ہوتی۔

(۳) جو رنج و غم زندگی سے ناامید واپس کر دے، اور حواس کو معطل کر کے رکھ دے۔ اس پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ قرآن عظیم میں ارشاد ہوا ہے:

﴿وَيُؤَيِّنُ الْغَمُوتَ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمُعَيِّنٍ﴾ (۱۷)

ترجمہ: غم کسی کو ہر جگہ سے موت آئیگی، اور وہ مرنے والا نہیں۔

(۴) قوتِ عاقلہ کو زائل کرنے پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے، پختا نچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَأَنكَ لَا تَسْمَعُ الْغَمُوتَ﴾ (۱۸)

ترجمہ: بیشک آپ مردوں (سب عقل لوگوں) کو نہیں سنا سکتے۔

(۵) نیند کو بھی موت کہتے ہیں جو کہ حواس کو عارضی طور پر معطل کر کے دکھ دیتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي يَنْفُخُكُمْ بِالْأَنفُسِ﴾ (۱۹)

ترجمہ: اور وہی ہے جو رات میں تم پر موت (خفتہ) جاری کر دیتا ہے۔

(۲) کوئی حیوان کا زائل ہو جانا، اور روح و جسم میں مفارقت ہو جانا اسے بھی موت کہتے ہیں، چنانچہ قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّكَ مُنْتَكَفٍ وَأَنْتُمْ مُنْتَفُونَ﴾ (۲۰)

ترجمہ: بیشک آپ کو بھی موت آتی ہے اور بلاشبہ انہیں بھی مرنے ہے۔

حیات کے معانی

(۱) حیات و نباتات میں موجود نشو و نما پر حیات کا اطلاق ہوتا ہے اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا﴾ (۲۱)

ترجمہ: اور ہم نے ہر جاندار پر پانی سے بنائی۔

(۲) حواس خمسہ ظاہرہ اور حواس خمسہ باطنیہ پر بھی حیات کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ اللہ جل و علا نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْيَاءُ وَلَا الْأَحْيَاءُ﴾ (۲۲)

ترجمہ: اور زندہ اور مردے برابر یکساں نہیں۔

(۳) قوت عاملہ و عاقلہ کو بھی حیات کہا جاتا ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَأَمِنْ تَحْتِ مِثْنًا قَاسِيَةٍ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّامُوسِ﴾ (۲۳)

ترجمہ: اور کیا وہ کہ مردہ تھا، تو ہم نے اسے زندہ کیا، اور اس کے لیے نور کر

دیا، جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے۔

(۴) دیباوی تفکرات و خیالات، اور غم و آلام کے زائل ہو جانے کو بھی، حیات کہتے ہیں۔

۱۹۔ الانعام: ۶۰/۶۱

۲۰۔ الزمر: ۳۹/۴۰

۲۱۔ الانبیاء: ۲۱/۲۰

۲۲۔ الفاطر: ۲۵/۲۳

۲۳۔ الانعام: ۶/۱۲۲

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

يُؤْتُونَ الْوَيْلَ﴾ (۲۴)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رستے میں مارے جائیں، انہیں ہرگز مردہ

گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب عزوجل کے پاس زندہ ہیں۔

(۵) آخری حیات جو ابدی ہوگی، جیسا کہ قرآن عظیم میں ہے:

﴿وَإِنَّ الْمُسْلِمَ الْأَجْرَةَ لَهِيَ الْخَيْرَ﴾ (۲۵)

ترجمہ: بلاشبہ دار آخرت کی زندگی ہی درحقیقت زندگی ہے۔

(۶) وہ حیات جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات موصوف ہے، جس پر موت کا آنا ممکن ہی نہیں،

اللہ جل مجدہ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ (۲۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو ہمیشہ زندہ ہے، اور

سب کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے نہ ہی اونگھ۔

موت کیا ہے

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ۴۶۵ھ اس حوالے سے رقمطراز ہیں: علماء فرماتے

ہیں: موت عدم و فنا کا نام نہیں ہے، بلکہ موت روح و جسم کا تعلق منقطع ہو جانے، اور روح و جسم

کے مابین حائل پردے کے زائل ہو جانے، اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہو

جانے کا نام ہے۔ (۲۷)

۲۴۔ آل عمران: ۴۰/۳۹

۲۵۔ العنکبوت: ۲۹/۲۸

۲۶۔ البقرة: ۲۵۲/۲۵۱

۲۷۔ الذکر فی أحوال الموتی و امور الآخرة باب النہی عن نسفی الموت جس ۱

تعلیم کا ماحول و حیثیت سے متعلق ہر فرد کی ذمہ داریاں ہیں

﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ الْحُمُقِ نَجِينَ﴾

ترجمہ اور جس نے موت اور زندگی کی تخلیق کر رکھی۔

اور عدم فیہ مخلوق ہے اور کہا گیا ہے کہ "دوت ہزار مہلے" ہے اور آیت میں مذکور لفظ

حقیقی میں تفسیر ہے کہ "مطلق" کا مطلق ان دونوں معانی پر ہوتا ہے۔ اس امر پر غور

کے لئے یہ ہے کہ وہ ایک نئی دنیا بنائے۔

۱۔ ہے موت کو میٹڈھے کی صورت میں لا دیا جائے گا۔ یہ وہاں جنہیں سے ہے۔ موت

عزت اور کرامت کا یہ معنی ہے کہ جس شخص کو عزت اور کرامت حاصل ہے اس کا نام عزتمند اور کرامتمند ہے۔

پس امام و جہوں جانب سے پیغمبر سے ہے کہ یہ کہ سے وہ سے کہہ کر یہ خط و خصل

وہاں سے (میں) لو اب اس بات پر تمام ماہ مصروف ہیں کہ وہ تان لیا جائے۔ وہ وہاں سے

بل، ان پر موت اثر نہ دیکھیں ہوئی، اب رواج یہ تو فتنہ نقالی کی اہدی اور ہمیشہ رہے اور

سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کیا غریبوں کو سہولت دینی چاہیے؟

۱۔ تہ پہ مروت جو دی ہے تو یہ دیواروں + تختوں کی دھات کے مخالف ہے اور کُپ ہے

جہ کہ موت و دنیا دہی کی اہم فائد کے مجاہد ہے۔ لیکن یہ قوم کا دوسرا پہلو ہے کہ

فصل ۱۰ ، راک و نا وں علیحدہ علیحدہ نہیں کہہ دینا کی وجہ سے ایک ہی اور آخری اور سے

$$r_4 = r_1 \omega$$

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ کی مذکورہ بالا حدیث یا کتب میں موت کو

نہ ہتھ کی صورت میں، باجے کا لٹخ پڑا مڑے ہوئے فرماتے ہیں موت عرصہ تک

میت حیات فی صد طمانہ ہے۔ بعض سچے - بے کپا + (موت) معذوری سے پہلے چند موت

ت کا علم ہے، لیکن یہ کاپیوں، دستخطوں ہے۔ مہندس لاء میں برسرِ زمانہ ہے

[illegible]

١٠٠ لَبْدَى خَيْبِ الْمُؤْتِ وَالْحَيَوَاءِ (٣٥)

ترجمہ: ابد عز و جلال کے موت اور زندگی کو پیدا کرنے والا۔

کسی حدیث پاک، غلطی سے کہ موت ہم منتخب ہو گئی ہو، جیسے ۹۹ اور

[illegible]

۱۔ اس لفظ / منہ کا تاکہ اہل تحریر یہ لفظ صحیح و غلط کے بہت و

۲۹۶-۲۹۷

وقت و حیات کے دیوار

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

[illegible]

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اسے اپنا دوست بنایا ہے۔

μ_{H^+} = potential of hydrogen electrode

وَأَمَّا عَنِ الْمَشْرِقِ فَأَنبَأُ بِالْعَنَاءِ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

۵۔ یہ ہے کہ وہ جو مشن (کے) شکل میں اس دور میں شیعہ و مسکونہ و غیر مسلموں کے

۲۱۔ دوسرا اذکار ایک ہی حالت میں ہے بلکہ وقف سے پہلے شہر و معروف ہے۔

۱۲ تعمیر اقدور قبر کی مہمانی کی مر دے خوشنظر کے سولات کے سے آئے ہنٹت قبر

کر رہا تھا۔

۱۴) جو تھا اور یہ بھی حواء یہ حدیث اس وقت عطا کی گئی جبکہ حضرت سیدنا زبیر

۱۰ واسل ۷ نے کعبۃ اللہ کی عمارت تعمیر کرائے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر کی تھیں، ۱۰ گنا

شکل تیار ہے، بعد ازاں اصل سے تمباکو سے ایک ٹکڑہ لقمہ پکا جیے، اس کا جج کرو

۵) کیا نچوڑ دور اس وارو چہاء محمدی نبی ہیں ہمارے قیامی تاج جہاں لے رہا کہ

" 4 inch

اكتبوا اسماء المفسرين كذا في حاشية وصفه عليهم و هذا باب ٤ في باب التفسير

$$Y = T + \frac{1}{2}Q, \quad Q = \frac{1}{2}I, \quad \text{and} \quad \frac{1}{2}I = \frac{1}{2}I_{\text{max}}$$

خلاصہ " ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

سیدنا اہل بن عبد اللہ سحری نے فرمایا کہ موت کی تمنا میں شخاص ہی کر سکتے ہیں۔

(۱) ایک شخص جو سب سے زیادہ دعا کرتا ہے وہ ہے۔

(۲) دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر سے فرار ہونا چاہتا ہو۔

(۳) تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طاقت کا شوق رکھتا ہو اور اس سے بے حد شوق رکھتا ہو۔

خدا !

یہ ایک قسم کے شعار ہیں، ان سے یہ گہرا اثر پڑتا ہے کہ موت ہر لمحہ ہمارے ساتھ ہے۔

وچاہئے کہ ہم ہر لمحہ اپنے دل میں موت کی یاد رکھیں، چنانچہ ہمارے دل میں موت کی یاد رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر لمحہ موت کی یاد رکھنے کی توفیق دے اور ہم اس سے بے حد شوق رکھیں۔

لا یتھ المعرور مدبک نعب
اس بعد مفروہ، تجھے کیا ہوا کہ تو بھی اُمیدیں کرنے اور تمہیں تماشوں میں مشغول ہے، حالانکہ موت تیرے سر پر کھڑی ہے۔

وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْجَزْءَ مِنْ بَعْضِ مُبْقِلَاتِ
سُبْحَتِ الشَّامِ وَفِي طَائِفِ نَعُطْ
تمہیں معلوم ہے کہ جس ایک گھر سمندر ہے، اور وہ اس کی کشتی ہے اور اس کی ہلاکت چند ہی دنوں سے ہو کر رہی ہے۔

وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْمَوْتَ بِمَعْنَى مَسْرَعٍ
عَبْدُكَ يَفْقَهُ حَقِيقَةَ لَيْسَ بِعَدَبٍ
اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ موت بہت جلد تم پر ٹوٹ پڑے گی اور اس کا مزہ شیریں نہیں ہے۔

كَتَابُكَ سَوْصِي وَالْهَيْبَةُ بَرَاهِمِ
وَالْهَيْبَةُ الشَّكْلِي سَوْجِ وَبَرَاهِمِ

۵۷ خلاصہ المغازی کتاب الکراہیۃ الفصل الثانی فی الجہاد ۴۸

۵۸ لہدیۃ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی فی الجہاد ۴۹

۵۹ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۰

۶۰ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۱

تھوڑا کر کے گونا گونہ دینیات کر رہے ہو درمیان میں یہ سب سب ہو جائیں گے۔

(عبد حسرت) دیکھ رہے ہو وہاں بچوں کی لڑکیاں، مگر یہاں تو لڑکیاں ہی ہیں۔

سُبْحَتِ الشَّامِ وَفِي طَائِفِ نَعُطْ
یہ ہمارے بعد دعا ہے

دعائی، ان سب اُمیدوں کے ساتھ ہی ہے، یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر لمحہ موت کی یاد رکھنے کی توفیق دے اور ہم اس سے بے حد شوق رکھیں۔

موت کی یاد رکھنا چاہیے۔

وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْجَزْءَ مِنْ بَعْضِ مُبْقِلَاتِ
وَبِحَقِّ عَيْنِكَ الثَّرَابِ وَالْعَيْنِ بَكْسِ

قاصد یہی ہے کہ موت ہر لمحہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم اس سے بے حد شوق رکھیں۔

۴۱ اور انکسین الکتاب ہر ایک ہیں۔

امام بھی نے فرمایا دو چیزوں نے میرے سامنے دنیا کی ہڈیوں کو بے فائدہ کر دیا۔

موت کی یاد دینے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کے لیے کھڑا ہونے کا خوف ہے۔

انذار و تبشیر میں ذکر موت کی حکمتیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ موت کا ذکر اور فانی یعنی دنیا سے بے غمی اور بے تاملی اور بے فکری کی طرف ہر غلط متوجہ رہنے کا شعور پیدا کرتا ہے۔ اور انسان کی زندگی میں وہ اتنی ہی رہی ہے، انوشیاں اور تنگی و درخت و مشقت۔ پھر اگر انسان نے تنگی و درخت و مشقت سے بے غمی رہی ہو تو اس پر موت کا دھنسا آسمان اور اہل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں بے فائدہ ہیں۔

وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْمَوْتَ بِمَعْنَى مَسْرَعٍ
عَبْدُكَ يَفْقَهُ حَقِيقَةَ لَيْسَ بِعَدَبٍ
اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ موت بہت جلد تم پر ٹوٹ پڑے گی اور اس کا مزہ شیریں نہیں ہے۔

كَتَابُكَ سَوْصِي وَالْهَيْبَةُ بَرَاهِمِ
وَالْهَيْبَةُ الشَّكْلِي سَوْجِ وَبَرَاهِمِ

۵۷ خلاصہ المغازی کتاب الکراہیۃ الفصل الثانی فی الجہاد ۴۸

۵۸ لہدیۃ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی فی الجہاد ۴۹

۵۹ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۰

۶۰ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۱

۶۱ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۲

۶۲ کتاب الوعایۃ باب الجہاد ۵۳

پھر ہر جان کو ان کی کمائی بھر چھوڑ دی جاسے گی وراثت پر ظلم نہ ہوگا۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أَجُورَ كَمِ يَوْمٍ نَّبْتَلِيهِمْ
فَاحْشُرْ عَنِ النَّارِ وَأَدْخِلْ الْجَنَّةَ فَنَدِمَ لَازِمًا الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَا يَتَّبِعُ
الْعَرُورَ ﴿۷۲﴾

ہر نفس موت کا ذائقہ ہے۔ اور تمہارے بدلے تو کیا ستائی کو چھوڑے
میں نے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا اور میرا دنیا کی دنیا
نہ رہی تو میری موت کا کیا ہے۔

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لِي بِمَنْ يَهْدِ اللَّهُ لَأَمِّنْ مَرَعًا كَثِيرًا وَسَعَةً
وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَمَا لِي بِمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ وَبِشَاوِهِمْ يَوْمَ الثَّمَرِ
وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَجَعَلْنَا فِيهَا قُرْآنًا مَرَجًا
تَرْجُمَ اور جو اللہ کی راہ میں گمراہ چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور
گنجائش پائے گا۔ اور جو اپنے گمراہی سے نکلے گا وہ زمین کی طرف ہجرت کرتا
پھر اسے موت سے آگیا تو اس کا لڑکھاپ اللہ کے فضل پر آگیا۔ اور اللہ اپنے
دائم رہا ہے۔

وَهُوَ اسْقَاهُمْ فِي ذِي قَعٍّ وَفِي رِبْعٍ عَمِيكُم مَّعْقَلًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ
أَحَدُكُمْ سَمَوْتَ تَوَفَّنَا رُسُلَنَا وَهَمَّ لَا يُفْرِطُونَ لَمْ يَدْرُوا إِلَى اللَّهِ
مَوْجِبَهُمُ الْخَطِيئَةُ وَهُمْ اسْرَخُوا غَضَبِي ﴿۷۳﴾

ترجمہ اور وہی غائب ہے اپنے بندوں پر۔ اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے، یہاں
تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے، ہمارے فرشتے اس کی روح قبض
کرتے ہیں۔ وہ وہ قصور نہیں کرتے۔ پھر پھرے جاتے ہیں، اپنے سچے
مولیٰ اللہ کی طرف۔ مینا ہے اس کا حکم ہے۔ اور وہ سب سے جلد حساب

۷۲۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۷۳۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۷۴۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۷۵۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

انگل نفس ۵ سقہ سموت و سقہ سموت باسشر و سقہ سموت و سقہ

۷۶۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

ترجمہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں،

برائی اور بھلائی کا سچا پتہ، اور ہمارے ہر طرف تمہیں آگ ہے۔

وَيَجْعَلُ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ مِّنْ حَسَنَةٍ وَبِشَاوِهِمْ يَوْمَ الثَّمَرِ

۷۷۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۷۸۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۷۹۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۰۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۱۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۲۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۳۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۴۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۵۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۶۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۷۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۸۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۸۹۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۰۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۱۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۲۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۳۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۴۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۵۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۶۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

۹۷۔ ان ظہر ۳ ۱۹۵

جَوَاقِلُ ۛ ذُكُ عَظْمٌ ۛ فَتَ ۛ نَا مَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۛ ۛۛۛ

ترجمہ: اور بلائے کے کیا جب ہم بڑیاں اور بڑے ریح سے ہو جائیں گے، کیا کچھ
سنجے بن کر اٹھیں گے؟

یوں عیا و کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ استہزاء کرنا، یہ پلڑا شمع رانا،
معمول تھا۔

حیات بعد الموت کا منکر ہوتا ہے اُن کی تباہی کے لیے کالی تھا ہیں وہ یہ است
دوسروں کو بھی اُن عقیدے سے متعلق شکوک و شبہات میں اُسے سے یہ دُشمن تے
تھے، عیادہ، مرنے کی بشارت، بڑیاں، لوگوں، طرح طرح سے وہاں ریتے، لوگوں و
طاہرین، لپو سے باز رکھنے کے لیے اس طرح کے ہاتھیں کرتے

وَقَدْ لَمَلَسَ بِهِمُ النَّدْبُ كُفْرًا وَكَذِبًا ۛ بَقَاءَ ۛ لَاحِرَةً ۛ
اَبْرَئِيَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ نَدْبًا مَّهْدًا ۛ لَا مَشْرُطَ لَكُمْ بَاسًا مِّنْ نَّاسِكُونَ
مَنْهُ ۛ يَسْرِبُ مَثَ شَرِبُونَ ۛ وَبِئْسَ طَعْنُ مَشْرِ مَدْكُو ۛ اَنُكْمُ ۛ
لُغَمَزُونَ ۛ ۛۛ

ترجمہ: کافر سرد راہی قوم سے بلائے یہ تو تمہاری ہمارے ایک ہٹ سے۔ یہ
وہی حوراک کھا تا ہے، جو تم کھاتے ہو، اور چٹا ہے، اس سے جو تم پیئے دو
اور اگر تم پیئے ہی جیسے بشر کی پیردی کر لے لگے، تو نقصان نہ دے دے
ہو جاوے۔

یہ بشارت و مشرکیں بنی بدعتی سے باعث عیا و کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مؤمنین علی اللہ
کہتے، و حیات بعد الموت (معدنہ) ایک جھوٹے وعدہ بات فر دے، اُس کا خدا وند
سے کیا کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے صراحت میں فرمایا کہ اس طرح وہ بنی قوم کے دیگر
فر رہے بھی حیات بعد الموت کے عقیدے پر ایمان لائے سے وہاں کرتے۔ قرآن عظیم میں
رشتہ ہوتا ہے

ۛ اٰیْہِدْکُمْ اَنُکْمُ ۛ ذُ ۛ مَسْمُومٌ ۛ کُفْرًا ۛ عَظْمًا ۛ اَنُکْمُ مَخْرُجُونَ ۛ

ہیہدات ہیہدات لہا تو عدو بن ہی لا حیات نَدْبًا مَّهْدًا ۛ وَبِئْسَ
وہ بعض مبعوث ہیں ۛ ۛۛۛ

ترجمہ: کافر سرد راہی قوم سے بلائے یہ تو تمہاری ہمارے ایک ہٹ سے۔ یہ
اس کا دے، مرنے پر مرنے سے تو تمہیں چھوڑوں اسے لگا،

جائے گا؟

یہ بات عقل سے عید ہے، بالکل عید ہے وہ بات جس کا تمہیں وعدہ دیا جارہا ہے
تاریکی، ریون رہنے سے لوگوں در عدل نہیں جاتا، بلکہ نہ مرنا ہے، وہ
جینا ہے، وہ نہیں دوبارہ نہیں تھا جا چکا۔

اللہ تعالیٰ سے یہ قائلین سے پہلے گزر جائے دے، قائلین سے پہلے گزر جائے
فرما، یہ کہ تمہارا یہ طرز عمل یا نہیں۔ تم سے قبل بھی کتنے ہی عقل و شعور کے رشتے کر رہے
ہیں، جو اللہ تعالیٰ قدرت و نشانیوں کو دیکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ قوت و عظمت سے تیار
نہیں تھے، باوجود اس بات پر کہ تم تھے کہ یہ ناموس ہے کہ مرے سے بعد جب ہم نئی شکل
خاک ہو جائیں گے، وہ ہماری بڑیاں یا بھیاں کھڑا میں گی وہاں سے جسم کے ارواح جب
دیگر جسم سے اُٹاتے سے فکھ ہو جائیں گے، وہاں سے جسم سے اُٹاتے، جب پیر ہوا میں
منتشر نہ ہوگی، تو پھر اس طرح نہیں سمجھ کر سے ابھی پہلو، جسم بنا، چارٹ کا اللہ تعالیٰ
قرآن عظیم میں رشاد دے ماتا ہے

ۛ اِنِّیْ اَسْرَیْہَا ۛ ۛۛۛ
لَا تُؤْمِنُوْنَ ۛ اَلَا ۛ اَنُکْمُ مَخْرُجُونَ ۛ ۛۛۛ
اَلَا ۛ اِنِّیْ اَسْرَیْہَا ۛ ۛۛۛ

ترجمہ: بلکہ کہوں لے وہی کہی، جو ان سے پہلے کے کفار کہتے تھے، وہاں سے
جسب ہم مر جائیں، اُن میں، بڑیاں ہو جائیں، کیا پھر نکالیں گے میں سے؟

ہینک یہ وعدہ ہم کو دوہم سے پہلے ہمارے پاس رکھو، کوئی نہیں کرے گا۔
ہی نگہ رہے ہیں۔

نہی حیات بعد از موت کا کائنات ہے

﴿وَقَالُوا كَذَلِكَ عَلَى الْأَرْضِ يَأْتِلُ﴾ (۸۹)

”خداوند پروردگار کی جانب ہم مٹی میں مل جائیں گے، کیا پھر نئے نہیں گئے؟“

عقل سلیم رشتہ پائیں سے نہ ان موت کا کائنات اور دنیا تو یہ کوئی کامیابی
ہو جاتی ہے۔ ”اصاف صاف بہر دو کہ قرینہ رب غرض ان مافات سے منکر ہو نہ ہاں اس
بات سے تو پتا چلتا ہے کہ ہمارے رب کا یہاں رہنا ہے۔ رب عزوجل بھی تیار ہے مشر اور غلط
و باقیا نہیں ہے۔ یہاں کیا ہیں؟ کیا ہمارے نکاحوں کو کسے سے عا کر ہے

سے حقیقت ناٹنا اور یہ خدا تعالیٰ سے علم میں بھی نہیں ہوں شک ہے؟ کیا اُس کی
قدرت کے بارے میں بھی تم متوہم ہو؟ ”مخلص الصداہ واسلحہ کے شمشیر و رشاہ
الهام و تعبیر کے باوجود، یہاں قلب و گوشت سے پٹی ناپاک و کٹھن بدن کعبہ و حب
اعمری کے ساتھ پہ سوئے پر ڈال رہے ہیں۔ حق کی روشنی سے ان کے اندھوں سے
انکسائیں کیا، ہاں اس کے ساتھ جیسے رہے، اور یہی بات اگلا سہ ہے یہی گمراہی ہے
کہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ شمس گئے سڑنے کے بعد جبکہ اس کی ہڈیاں پتلیاں دیر
رہزہ ہو کر زمین میں مل جائیں گی، اُس کے سڑنے کو ہوا میں منتشر کر دیں تو پھر دوبارہ
سارے عمر مدہ پاتا ہے گا؟ چنانچہ ایسے ہی سب باتوں سے ہمیں چار کیا

﴿وَقَالَ الْكُفَرَاءُ هَذِهِ شَيْءٌ عَجِيبٌ ۖ مَا مَاتَ وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكُمْ

رَجْعٌ بَعِيدٌ ۖ﴾ ۹

ترجمہ تو ہمارے یہ تو عجیب بات ہے، یہاں جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو

جائیں گے، پھر جنے گئے؟ یہ چنانچہ ہے۔

لیکن ان عقل و شعور کے دشمنوں نے، اس حقیقت پر ہر فرمولہ کر دیا کہ جس جگہ سے

ترقی عطا کردہ مساعمتوں سے ہم کو ہے کہ پہلے محض اس سے کہیں دردیگرتی
جہر یہ دیکھتے ہیں، جب اسے چاندی کے پرہوں سے صراٹ (سار) کے اور خوبصورت
وہ تباہیت میں ہو وہ اس کا ظلم نہ سٹھامیہ ہے، جس کی طاقت و قدرت لا انتہائی
ہے وہ اپنی بنائیں مخلوق کو، اگر وہ یہاں رہیں، اسے تو اس میں کیا موت بعید؟
یہ ہے کہ بعد از موت وہ یہاں کتنے دے دے اس سے مطلع و مراد ہو رہے
ہو میں ہیں۔ دوسرے دوسرے کے مکرر اس کا کائنات ہمارے سے مرئی کرنا، ان کی
حیات و ممات یہاں نہیں۔ ان حقیقتات کا یہ ہے کہ یہ مرئی کرنا اس لئے نہیں
چاہیے۔ موت کا یہ نہیں ہے کہ ”مطلع و مراد ہو رہی ہیں اس میں میاں
حق میں بعد از موت بھی ہمارے ہیں، شہد بھی، تہیز تمام موتیں ہی۔ یہ سب بات
سے بعد ان کی بھی مدد و سہ سے نہ اور الگ ہے۔ اس اہم انبیاء کرم علیہم السلام
کی بات بعد از موت سے ہیں وہ، مالاہ انہیں

حیات انبیاء کا بیان

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ”مطلع و مراد ہو رہی ہیں اس میں میاں
حق کا اس بات میں کہ میں۔“

”ہاں تک میں وہ یہاں ہیں۔“

”ان پیش قدمیوں میں مراد ہو رہی ہیں۔“

”اس میں مراد ہو رہی ہیں۔ بعد از موت میں وہ علیہم السلام کی ہیں۔“

”یہاں سے مراد ہو رہی ہیں۔ اس میں یہ حیات شہد کی حیات سے بالاتر ہے۔“

”یہ شہد کی حیات ہو رہی ہیں۔ رقی و منافع حق کے ذات سے۔“

”ات سے شہد کو اب تمام ہیں۔ اہم علیہم السلام کی ہر وی کے بدولت ملا ہے۔“

”جب باقی و مکتبی وہی حاصل ہے تو کیا مطلوب اور مطلوبی کا ترجمہ ان سے ہے۔“

”کا، وہی شہد ہو رہے ہیں۔ اس کی حیات یہ بات کا مراد ہے۔“

موت سے انحصار احکام جاری ہے: میں مثلاً شہیدوں میں بعد از موت عتد و مروتی جہ
نکار مرطبی سے شہد کا ترک و عتد میں تقسم ہو، سے حد ہوتے قائلہ مطلق صلی اللہ
علیہ و آلیہ وسلم بعد از موت مرطبی تقسیم ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم ۱۰ حج
مکرم سے پہلے ہی سے نکاح کیا تھا۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے حیات بعد موت و عتد
کرتے ہوئے عام اہل حق کے کیا خوب کہا ہے

لو زندہ ہے، ولہذا تو زندہ ہے واللہ، میری چشم عالم سے اچھپ جانے والے

پیرا ہے ہیں

غیر کو بھی اجل آتی ہے مگر یہی کہ لفظ آتی ہے

نتیجہ مسلم میں ہے: حیات بعد موت اس حیات میں اللہ تعالیٰ عبادت میں کہ
رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کی رقی ہے آپ صلی
اللہ علیہ و آلیہ وسلم کے ہمارے ہمارے ہی وہی ہے۔ اس لیے کہ تقسیم الرحمن سے جس
یہاں وہی ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے رشاد فرمایا گو کہ میں حضرت
وہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ رہا ہوں۔ مگر وہ میں تکلیف پڑھتے ہوئے اس کی سے گرا
ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کی ہوشی سے نرے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا یہاں ہی کی ہے اسکا۔ رحم اللہ علیہ اس سے جس کا یہودی
مہرشی سے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم سے رشاد فرمایا گو کہ میں حضرت جبرائیل
کی طرف نیچہ ہوں وہاں سر کے گندہ مرپہ وٹی پو میں حسرت کی مہر کی چھڑا
سے ہی سے ہوں سے دل چاہتا ہے اور وہ انکالہہ بیٹے کہتے ہوئے اس دن سے
رہا ہے ہیں۔ ۹۲

امام مسلم روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
پہلے آقا صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے رشاد فرمایا میں حضرت موسیٰ کہیم
لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے نرے اس وقت و جی میں ہا چھ ہے
۹۲ صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب من عبد اللہ موسیٰ علیہ السلام ۱۶۵، ۱۰۰

تھے ۹۲

۹۲ مسلم روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے رشاد فرمایا میں سے آپ
ہیں رسول اکرم کو دیکھ رہا ہوں۔ میں صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم سے رشاد فرمایا میں سے آپ
آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے رشاد فرمایا میں سے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے رشاد فرمایا میں سے آپ
جی حد اسلیم مرپہ ہوتے ہیں اور اس سے ہاں قیام کھنود سے دیکھ کی طرح
کھنود سے نئے وہاں اس وقت ہوتے ہیں اس لیے کہ میں سن کر سے ہوئے لہذا چھ رہے
تھے نرے ہی اسو شفیق سے بہت ہوتا ہے اور اسی وقت حضرت امیر القیم علیہ السلام
مرپہ ہو کر مرپہ ہوتے تھے اور تمہارے ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ہاں سب

سے یہ ہوتا ہے۔ پھر قائلہ آیا، ورنہ اس سے سب امور ہی مامور ہے۔ ۹۳
حضرت ابن شہریار صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم نے رشاد فرمایا میں سے آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم
سے رشاد فرمایا تمہارے دلوں میں سب سے افضل بعد از میں سے تم میں سے مجھ پر با عزت
درود ہے کہ، کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام سے اس میں
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم پر اور درود کیا پیش کیا
جائے گا حالانکہ سب صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ چنانچہ ابھی آپ صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم
حق علیہ وسلم سے رشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے میں چھڑ کر یا سب کو وہ ہوا ہے۔ ۹۴
الصباح والاسلام سے حساب ہو گا ہے۔ ۹۵

حضرت جوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم کو دیکھ رکھا تھا
یہی تم صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کو فرماتے تھے اس وقت کہ تم نے اس کے گھر قدرت میں
والقاسم کی جوت سے اچھی میں مریم صرور سے ہو گئے اس میں سے ۱۰۰ نام عادل

۹۲ صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب من عبد اللہ موسیٰ علیہ السلام ۱۶۵، ۱۰۰
۹۳ صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب من عبد اللہ موسیٰ علیہ السلام ۱۶۵، ۱۰۰

۹۴ صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب من عبد اللہ موسیٰ علیہ السلام ۱۶۵، ۱۰۰
۹۵ الشریعہ والقریبہ کتاب الذکر والثناء الشریعہ فی اکتار الفضل علی نبی صلی
للہ علیہ وسلم ۱۶۵، ۱۰۰

[illegible][illegible]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہاں کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے محبوب
و نامے یوسف علیہ السلام و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رشتہ مراد "میرا دوست" ہے۔
و اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رشتہ مراد "دوست" ہے۔

حضرت ابو جہرؓ کی مدد تھا کہ غلام بیانی کرتے ہیں صحیب پوروں دنگار، دودھ عام کے مٹا کر
صحن میں مدد تھا کہ غلام و غلام سے دشمنی، غلام سے سبب بھی ہوں گئے، غلام سے بیانی ہے کہ تو مدد تھا کہ میری
روح و میری طرف و لاء تھا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مدد کا جواب دینا ہوں۔ ۵۵

حضرت نبی کریم ﷺ الصلوٰۃ والسلام سے یہاں قیود نہیں تھے۔ وہ جس جگہ جانا چاہتا تھا وہاں جاتا تھا۔

٩٨ هـ ابنی یحییٰ ٤٠٠ هـ حمید بن عیسیٰ فی الحقیقۃ ٦٥٧/٦ ٦٤٦ هـ ٩٨ هـ

٢٦- جلالة الملكاه والايام الاول الكلام على حديث أبي هريره رقم ٩٠٦، ص ٦٥

١٩٨٤ : خد ، د پوهنې پرمختګ د نوي پلاني په لړۍ کې د عامې زده کړې له برخې نه راڅرګند شوی دی.

242

٢٩٨ - منبر ابو الفوارس كتاب الجناسين : باب ريادة القبر = ٤ ٢ ص ٣٦٦

ہے؟ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ یہ تو ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب تو خدا ہی دے سکتا ہے۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگرچہ میں نے اس کا جواب نہیں دیا ہے، لیکن میں نے اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

وہم نفعی الدین یسکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا فرمان انہوہ کرم علیہم الصلوٰۃ والسلام اور
 فہمہ کی حیات، قبور میں انہوہ کی حیات کی طرح ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 الصلوٰۃ والسلام کا ہڈی قبر میں نہا کر پڑھنا ہے۔ کیونکہ، بار بار دعا حق سنا بھی ہے۔

تَحْقِيقُ عَمَلِ الْأَعْلَانِ قَدْ شَرَحَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي الْوَلَامِ عَدِيدَ رَحْمَةِ اللَّهِ الْقَوِي كَامِلًا بِهَدْيِهِ
كَأَنَّ مَدْرَسَتَهُ مِثْلُ مَدْرَسَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَهُوَ سَلَامٌ عَلَى رَحْمَتِهِ خَلَامَ عَمَلِهِ مَعَ الْوَلَامِ فِي تَحْقِيقِ عَمَلِهِ.

ہے۔ اس ملک کی قانونی حد فہمیں سے اس کی بیعت شدہ اہل تقویٰ اور وہیں رہنے والے لوگوں کی بیعت سے باہر اہل تقویٰ سے، جو کہ شہرہ میں رہتے تو یہ تقویٰ کے برابر ایک معتمد اور شریک ہے۔ جو کہ میاں بہار علی شاہ صاحب دہلوی جیسا کہ حسنی اور دہلوی جی ہے، اور اس کے بارے میں احادیث و آثار موجود ہیں۔ (۶)

صدر الشریعت حضرت مولانا محمد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ لقون کافران میں سے نہ
 تھے۔ وہ دوسرا مہم ہونے کی وجہ سے اس طرح حیاتِ اقلیٰ میں رہے جیسے ہم میں سے
 رہتے ہیں۔ یہاں چاہیے کہ جہاں تحقیق امداد ہو یہ سے ہے کہ آپ کو یہ
 موت ظاہری ہو، پھر مدتوں بعد موتِ برہم ہو۔

ہام ہست، محمد دین و ملت، پروانہ صبح، رسالت مودت الشاہ، مام محمد رضا خان
بریلوی علیہ رحمۃ القوی کا فرمانِ حضرت علیہ السلام صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم جیسا کہ حضرت
حاجت میں ہر وظیفہ ہیں، بلکہ ان کے لیے موت شخص ان تصدیق سے وہ ہمیشہ ہے
پھر ہم ہمیشہ دیا۔ حقیقی ریاضی، روحانی و جسمانی کے ساتھ ہمیشہ ہیں، جبکہ اہل سنت
و جماعت کا عقیدہ ہے کہ یہ کون ان کا وارث نہیں ہوتا اور ان کی عورتوں کا کسی سے نکاح

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ وَالْجَبَلُ وَالْجَبَلُ الْبُخْلُ وَالْحُلُمُ الْفُجُورُ.

من: البوفاة يوم: ١٠ شعبان ١٢٨٤ هـ

فرمانا متبع ہے، یہی کتب شہداء کے جس سے ہمارے میں باب مجید ہے۔ صحت فرمائی ہے کہ وہ
رہد و رہیں، درہی فرمایا کہ انہیں مراد کیا ہے۔ مگر ان میں سے کسی کی وہی
کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ (۱۰۶)

تیسرے مقام پر فرمایا: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ"۔ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔
اور ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔
ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔
ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔ ان کی سزا ہے۔

اب ہم شہداء کی حیات بعد از موت کے طے سے کلام کرتے ہیں۔ دستور و بالہ

الہامی

حیات شہداء کا بیان

لہذا تعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ قُتِلَ إِنَّهُ مَيِّتٌ ۚ بَلْ عِنْدَ رَبِّكَ
مَعْرُوفٌ ۚ

ترجمہ: جو مرد خدا عزوجل سے چلے گیا، انہیں مراد نہ کہو کہ وہ مردہ
ہیں، بلکہ تمہیں اس کا شعور تک ہے۔

تیسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يَحْيَوْنَ فَرِحِينَ بِمَا أُوتُوا ۚ وَهُمْ يَقْبَضُونَ ۚ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
يَرْجِعُونَ ۚ

۴۔ اَللّٰهُ يَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

۵۔ اَللّٰهُ یَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

۶۔ اَللّٰهُ یَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

۷۔ اَللّٰهُ یَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے، انہیں مراد نہ کہو کہ وہ
بلکہ وہ اپنے رب عزوجل کے پاس زندہ ہیں۔ اور کہتے ہیں، خوش ہیں
اس پر جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ وہ انہیں مراد ہے کہ
اپنے پیغمبروں کی فتح میں۔ ان کے لئے کہ ان پر ہاتھ بڑھتا ہے اور
کچھ نہ۔ خوشیوں میں ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کا جرم صحت نہیں کرتا

حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ: "ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں اختلاف کیا

وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ عِنْدَ رَبِّكَ
مَعْرُوفٌ ۚ

ترجمہ: جو مرد خدا عزوجل سے چلے گیا، انہیں مراد نہ کہو کہ وہ مردہ
ہیں، بلکہ وہ اپنے رب عزوجل کے پاس زندہ ہیں، اور کہتے ہیں۔

تو اس میں سے مراد یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں
سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی روئیں سر پرندوں سے
پڑاں میں ہیں۔ اس سے یہ عرض میں قدرتی لگی ہوئی ہیں، وہ روئیں اُن کے لئے ہیں
جہاں چر رہتی ہیں۔ پھر یہ قدیوں کی طرف لوٹ آتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف
مطلع ہو فرماتا ہے یا تمہیں کی چر رہی ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم کو کس چیز کی خواہش ہو
سکتی ہے؟ ہم جہاں چاہتے ہیں صحت میں چر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بار بار سے
رہنمائی فرماتا ہے پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو سوں کے پیر نہیں چھوڑا، تو وہ عرض
کرتے ہیں کہ وہاں سے رب عزوجل انہیں چاہتے ہیں کہ ہماری روئیں ہمارے جسموں
میں بٹا دیا جائے۔ ہم وہ دیکھ رہے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے
کہ انہیں کوئی حاجت نہیں، تو انہیں چھوڑ دیا جائے۔ (۱۰۸)

۷۔ اَللّٰهُ یَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

۸۔ اَللّٰهُ یَرْجِعُ مَن مِّنْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُوْنَ

[illegible]

وَالْقُلُوبِ فَاجْلُو وَ حَرِّجُو مِنْ شَرْهِهِمْ وَأَوْدُو عَلَىٰ مِصْرِي وَتَمِيمُو
بِقَعْدُو لَا كَعَرَسٍ عَلَيْهِمْ مِثْلُ بَوْمِ الْفُلْجِ عَلَيْهِمْ حَسْبُ بَحْرِي مِ
وَأَمِيرُ ثَوْدَةٍ مِّنْ تَعْدِ اللَّهِ وَ أَلَّا عَمَدَهُ حَسْبُ ثَلَاثُ أَلْبَدِهِ ٢

قرجہ تو دو جسموں سے ہجرت کی ہا اور بچے گھروں سے نکالے گئے ہا اور
میری راہ میں سناٹے گئے ہا اور لڑے ہا اور مارے گئے ہا میں ضرور ان کے
سب گناہ تار، لکار، صر رانیں باغوں میں سے جاو نکالیں گا۔ عجب
سہریں جاری ہیں امتدادی نے پاں کا ڈھب، ورتھوں ای کے پاس
چھوٹے ہا۔

اپنا عقیدہ، محمدؐ کے احکام کی تعمیل میں نہیں، شہادت دیتا ہے

بِأَنَّهُم وَيُلَاحِظُهُمْ رَجُلٌ عَرَفَهُمْ هُمْ ۖ ۲

ترجمہ: اور جو ملت حق کی رو میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ ہرگز ان سے عمل ضائع نہ فرمائے گا، چہرہ انہیں راہ دے گا، اور ان کا کام بنادے گا۔ اور انہیں جنت میں لے جائے گا، انہیں اس کی پہچان نہ کرادی ہے۔

آئیے مہینہ جادوئی مبارکہ چمک کر ظہر کے عزائم و رازات سے متعلق

۴۰۰ نالی حاصل کرے ہیں

[illegible]

نہایت سیدنا مقدمہ میں اس قدر کہ یہ بھی یہ تعریف ہو گیا ہے میں نے اس قدر تعریف
 و تقدیر کی ہے۔ تاہم اس کے ساتھ کہ یہ شب بدستار و تعریف و تہنیت ہے جو صاف ہے کہ
 () اس کے خوش کامیاب و فخر و شرف کی اس قدر تعریف و تہنیت ہے کہ اس میں ہے
 اس کے فخر و تہنیت ہے۔

(۳) اے اب فیرے آئے، ظالموں سے۔

(۳) تپ مت کے پورا سے بڑا گھبر جٹ سے، مسکن میں رکھے گا۔

(۴) اُس کے سر پر دھار کا تاج رکھے گا، جس کا یہ قوت دینا اور اُس کی ہر چیز سے بہتر ہو گا۔

(۵) ایں کا بیشتر (۷۲) خبروں کے ساتھ کلچر کرائے گا۔

(۶) ستر رشتہ داروں کے حق میں، اُس کی شہادت قبول فرمائے گا۔ ۱۲۳)

سب اہم حضرات و سچے کرام کی حیات بعد الممات کو یاد کر کرے ہیں۔ ووالہ التوفیق

حیاتِ اوسیاء کا پیر

الہدیۃ رام، مسدود یقین، خوش حیا، عند پھوڑا، ۲۱۔ شمول میں۔ لکھنؤ
شاد لہ پانی پتی علیہ رحمۃ اللہ، لکھنؤ، دھرم دھرم، ۱۰۱۔ لکھنؤ، لکھنؤ

٧٧. صحيح البخاري، كتاب الجهاد، ١: باب في جهاد المشركين وغيره. رقمه: ٢٧٩٩.

3 4 5

٢٣ - أسس ابن ماجة: كتاب الجهاد بباب فروع الشهادة في مسيل الله، رقم ٢٧٩٩

150 101 104

4. 10. 1991, 15. 10. 1991, 19. 10. 1991

[illegible]

عذاب جسم کو ہوگا، یا روح کو، یا دونوں کو؟

[illegible]

شیعہ کی طرف سے، نوکس سے میری رہاں لے گئی تھیں، پڑنا ہوگی پاؤں چلنے لگنے۔
 کتا، اس سے لگے، جو کچھ یا اس سے کیا ہے۔ مجھے پانچ سو ۱۱۰ چاند سب میں جتنا
 دیا، شادی کی یہ مثال، ہاں مرے کا کہ یہ لکھا، اور ایک بولا، دونوں ایک دوسرے میں گئے
 ۔ اور اسے وہی نظر نہیں آتے تھے، اور اسے کہا تھا، ان تک نہیں پہنچتا تھا، تو مدھے کو اسے
 سے کہا، "ہر" مجھے پے مدھوں پر لٹکے میں پھل تو رہتا ہوں۔ ہر طرح ہم دونوں جیت
 جہ پھل لھا میں گئے۔ چنانچہ مدھے سے لے کر پے پے ہاں، ہر طرح بہاں سے
 پھل توڑے تو بتاؤ عدد سے کہ کو کتنا چاہیے؟ وہ دونوں عرض کریں گے، وہاں ۱۰ عدد سب دینا
 چاہیے۔ لہذا تقاضا کرے کہ جس قسم دواں، روئے و رسم علی حد سب سے کہی و کیونکر دواں

محرم ۱۰۵۰ھ

ہاں بلکہ سب مام احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال سے جواب میں فرماتے ہیں کہ سب وراثت روح و جسم دونوں سے لیے ہے۔ جو فقہاء روح کے یہاں سے ہیں مگر وہ ہیں روح بھی باقی اور جسم کے جو اصلہ بھی باقی و جو صاحب ہو گئے وہ بھی فنا سے منقطع نہ ہو۔ بلکہ نظر پر انھیں ہوا۔ نتیجہ یہ ہے۔ پھر اسٹیلہ یہاں سے؟ حدیث میں روح و جسم دونوں سے معتد بہ او سے کی یہ مثال۔ مثلاً دریاں کہ پینا باغ ہے۔ اس سے پھل نکلتا ہے۔ فاما نسبت سے یہ نکلتا ہے۔ یہ پاول نہیں ہوتا۔ دریا نکلتی ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوئے۔ پھلوں کو نکلتا ہے مگر ہانک جانی نہیں نکلتا۔ جسے میں پیکر مدھا کرتا ہے اس سے نہیں سے اس سے کہا تو مجھے پائی اس پر پھر رہے چل میں تجھے رشتہ بناؤں گا اس باغ کا مہوہ ہم تم دونوں کا ہیں۔ یوں وہ مدھا اس سے تجھے کہے گیا۔ دریا سے نکلتے۔ دونوں میں کون سوا کا مستحق ہے؟ دونوں ہی مستحق ہیں۔ مدھا ہے۔ جاتا تو وہ۔ چلتا۔ اور لکھجے۔ جاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا۔ وہ لکھجے۔ روح ہے۔ دریا کہ کھتی ہے۔ دریا جو روح نہیں کرتی۔ دریا مدھا بدرجہ کہ اس کر سکتا ہے۔ اور کہ نہیں رکھتا۔ دونوں سے جتنا سے مصیبت ہوئی۔ دونوں ہی مستحق مر ہیں۔ (وند تعالیٰ اہم) ۱۶

خلاصہ بحث

مذکورہ گفتگو کے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱) جیسا کہ علیہ السلام فرمایا ہے: "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَدْعُو إِلَى الْكُفْرِ فَقَدْ سَمِعَهُ يَدْعُو إِلَى الْهَرَمِ" (جو شخص نے کسی کو کفر کی طرف بلانے کی دعوت دی تو اس نے ہریم کی طرف بلانے کی دعوت دی)۔

۱۴ شہد معنی حیات سنا رہا دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی اس حیات پر تڑپ مچ رہی ہے۔

[illegible][illegible]

(۵) کہل رکے جسم کا بھی جزء اصلی یعنی عیب اللذائب ہوتا ہے۔ اور روج کا تعلق عیب الذائب سے ساتھ ہوتا ہے کی بناء پر "سب ہوتا ہے حسن کی تکلیف اذنیف ہر روج و جسم محسوس کرتی ہے۔"

روح کیا ہے؟

[illegible]

ماہر علم ہندو سہاسیہ سے پائی کہ اسے مانتا ہے کہ چاندی کی پستیاں وہاں کا اثر
ہیں۔ ان کو دور سے سہاسیہ کا تعلق ہے۔ جب سہاسیہ کی بات کی گئی ہے تو اس کی اس بات سے
جسے کوئی شخص اس میں تھا اسے اب روبرو کیا گیا ہے۔ اس میں کسی سے اور کیا غمت
ہوئے پھر سے لگا ۲۹

ہم پورے تھیں۔ انہی موقوفاتی ۱۳۵۸ھ کی آمد کے ساتھ حضرت سعید بن مسیب
رضی اللہ عنہ صاحب روایت کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب فاضل حضرت عبد اللہ بن علی رضی
اللہ عنہ صاحب ہم سے روایات دیتے ہیں کہ ”مجھ سے پہلے تقاب کرو، تو مجھے خبر آئی
کہ وہ جانشین آیا؟ کیا یہ صحیح ہے اور میرے بھی بنتے ہیں؟“ کہا ہاں مصنفان روایتیں دو
وقت میں وقف ہیں۔ فقیر اذکار ہے اس چاہیں، چائیں۔ (۱۰۰)

مام جانے بد میں بیٹوں ۹ھ سے چلے ہر کے مائید رویت پیا پیشک سبب سوس
کی رویتیں ریل کے ہر میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور فخر کی اس عجیب میں
مقدیم ہوتی ہے ۔

١٤٨ - السعداوي المرحومة للسيرة على طبع الرسالة لمباركة للمبشرة "الأولاد" بين مباح
الدين وحوها "الدين" ١٨٨٩

١ . كرم الزمعة الرفاعة ، في سنة الف في طلب الرحلة في ٢٥ ص ٧٧

د. محمد زاهدی، مدیر عامل و رئیس هیئت مدیره

2 . = جند بديع الله الی ج ۲ ص ۴۳۶

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

روح کی قیم گاہ کے متعلق آثار، اور اقوال علماء کا بیان

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

۵۲۔

۵۳۔

۵۴۔

۵۵۔

۵۶۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

ماہر اس صبی قدرتی عزت سے اور نمایاں کھنکھہٹ چنگی سے مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں اور جہاں چاہتی ہیں، جاتی ہیں۔ ۲۱۔

۵۷۔

۵۸۔

۵۹۔

۶۰۔

۶۱۔

اور کوئی تعلق نہیں، اور فکر و خیال نہیں رہتا۔ (واللہ اعلم) (۶۴)

روح کے گارنامے

ہم اہل سنت نے فرمایا، گرچہ حیات، اور اورگ و صراح، و بصیر روح میں، حیات و آتما اس درجہ ثابت، اور اس سے متجاہب کو یہ جند کلمہ، و کلمہ تسبیح درکار و درخوش کے واسطہ استکھ کی طرف راہ کہیں؟

نہاں حیات میں مذکور ان امور کا یہاں ہے جن سے ثابت کہ روح فنا نہیں ہوتی۔
۱۔ اس سے بعد اور ذات جیسے بجہ پائنا مناسنا، چاہے پھرنا، سب بدستور رہتے ہیں بلکہ اس کو تو نہیں اور مرگ، و صاف ایہ ہوجاتی ہیں۔ حیات حیات میں جو اس آدنیو حیات میں کلمہ طیب ہاتھ پاؤں رہاں سے لینے سے سب غیر سے لے لے۔
۲۔ چہرہ مٹان کی ورنہ دوری سب ہر چند اس مطلب ایس کے ثبوت میں وہ بہ شمار حیات و آثار صوب چہرہ کا لیر وائل شایہ جن میں

۱۔ بعد نقاب، عقل و ہوش بدستور رہنا۔

۲۔ روح کا پس اور مرگ آسٹوں پر چنا۔

۳۔ بچے رب نے حضور جد سے میں گرا

۴۔ فرشتوں کو بچنا۔

۵۔ اس کی ہاتھ مٹنا۔

۶۔ ان سے ہاتھ کرنا۔

۷۔ بچے منار اس جسٹ کا پیش نظر رہنا۔

۸۔ ٹیکہ اسبابوں سے لقمہ پانا۔

۹۔ ہر صوب سے بڑا اٹھنا۔

۱۰۔ ملائکہ کا ان کے پاس تھنے لانا۔

۱۱۔ اس کی طرح پرتی لانا۔

۱۲۔ اس کا منظر مدقات رہنا۔

۱۳۔ قبر کا ان سے بڑا ہونے فصیح ہاتھ کرنا۔

۱۴۔ اس کے مشق سے طرب سبج ونا۔

۱۵۔ زردوں کے اعمال انہیں مٹانے چنا۔

۱۶۔ نیووں پر نیووں ہونا۔ نیووں پر نیووں

۱۷۔ ہسٹوں کے لیے دعا گیس، انگنا۔

۱۸۔ ان کے سٹے کا مشتاق رہنا۔

۱۹۔ روحوں کا ہام مٹا چنا۔

۲۰۔ ہر کوئی کدم کے دفتر کھلنا۔

۲۱۔ سرخوں کی فصل سے آپس کی ملاقات کو چنا

۲۲۔ اگلے موت کا فردو کے استقبالیہ کو آنا۔

۲۳۔ اس کا کر سے قبریوں کو کچھ سرچنا، اس سے مرث ہونا۔

۲۴۔ ان کا اس سے ہاتی عربوں و دستوں کے حاب بچنا۔

۲۵۔ اس میں خوبی کلم سے ملا کرٹ کرنا۔

۲۶۔ کلمے کلموں و سے کا، ہم چشموں میں شرمنا۔

۲۷۔ چہرہ صوبہ، یا سہہ کو بچنا۔

۲۸۔ اس کی صحبت سے اس، فرشتہ یا مہر، اللہ احوال و وحشت پانا۔

۲۹۔ عالم میں کا علم شریعت

۳۰۔ دولت کا رہا سب مست

۳۱۔ مسلمان کے دل خوش کرنے و سے کا، اس سرور و فرحت سے مضبوط و کلمہ رکھنا۔

۳۲۔ ہائی قرآن، کا قرآن عظیم کی پاکیزہ طہارت سے صحبت، لکھنا رہنا

۳۳۔ دشمنان عثمان کا اپنی قبروں میں عیاں آنا، اللہ درجہ پناہ، انہاں، انہاں۔

۳۴۔ ٹیکہ بدوں کا، خدا صحت قدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جہاد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خاصہ و نا

- ۳۵۔ چنی قبور میں نماز میں پڑھا
- ۳۶۔ حج کرنا، ٹھیک کہنا
- ۳۷۔ تلاوت قرآن میں مشغول رہنا۔
- ۳۸۔ پاکستان کا نقشہ، تمام و کتاب قرآن عظیم حفظ کروانا۔
- ۳۹۔ اپنے رب جل جلالہ سے باتیں کرنا۔
- ۴۰۔ رب تبارک و تعالیٰ کا نام اُن سے کہہ کر جو عمر بھر...
- ۴۱۔ تکل اور بھلی کا لڑتے ہوئے۔ اُن کے سامنے آنا، شمشیر کی طرح بہہ پڑنا۔
- ۴۲۔ جنت کی میوؤں میں فوٹو ملے لگانا۔
- ۴۳۔ جوں و سوا قرآن میں مشغول سرے، قرآن عظیم کا ہر وقت، اُس کی رجحانی قراءت، ہر صبح و شام اُن کے تکل و دعویٰ کی خبریں اُنہیں پہنچانا۔
- ۴۴۔ دو چہیتے شہر، سہ کا مقام، لاجت کی دیو یا مقرر و نا مدتہ صراحت تمام فرماتا۔
- ۴۵۔ نیکوں کا شوقی قیامت میں جلدی کرنا۔
- ۴۶۔ بدوں کا نام قیامت سے گھبراتا۔
- ۴۷۔ انکسلاں و واحد کے دوس میں دو یا تکل کی آرزو ہونا۔
- ۴۸۔ مسلمانوں کا سبزی پھیند پھیندوں کے روپ میں جہاں پہنچا اُڑتے پھرتا۔
- ۴۹۔ جنت نے پھل پالی کھانا پینا۔
- ۵۰۔ سونے کی قدیموں میں عرض کے نیچے ہیرا لینا۔ اللہم رد قلہ (۲۱۵)

استغاثہ در بار گاہ مصطفیٰ ﷺ

تالیف: محدوم محمد ہاشم لتوی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۷۷ھ)

ترجمہ: مفتی محمد عطاء اللہ اعظمی

﴿1﴾

من درد مندم حضور! فریاد رس یا مصطفیٰ
 پارہ شدم بھر خود! فریاد رس یا مصطفیٰ!
 حضرت مثل درد مند ہوں میری درد فرمائیے یا مصطفیٰ
 نگرے کرے دوپا ہوں حد کیسے میری درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿2﴾

بے شک قولی محبوب حق فرمان برت جمدہ طلق
 در حکم تو ازل و اتم! فریاد رس یا مصطفیٰ
 بے شک آپ محبوب خدا ہیں جمدہ طبقات آپ کے فرمانبردار ہیں
 رہیں وہاں آپ کے حکم کے تحت ہیں درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿3﴾

ہستی تو شدہ دو جہاں ہم شافع ہیں امت
 اے دوست ربّ العلیٰ! فریاد رس یا مصطفیٰ
 آپ شہداء دو جہاں ہیں اس مطلب کے شافع بھی ہیں
 اے دوست ربّ العلیٰ! درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿4﴾

جملہ جہاں جن و نکر! ہم ایں و آن زبر و زبر
 از بھر تو آمو گواہ! فریاد رس یا مصطفیٰ
 تمام جہاں، انسان و جن! یہ اور وہ، پست و بلند
 آپ کے لئے ہر لے کر ایں دی! درد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿5﴾

از عرش تا زبر زمین! ہر ہجر ہم روح الامیں
 بھر تو شد اے اصحاب! فریاد رس یا مصطفیٰ
 عرش تا زبر زمین! ہر چیز روح لائیں ہر مل سمیت
 آپ کے لئے پید ہوئے اے اصحاب! درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿6﴾

ہم تو شفیع لمدین! ہم رحمت للعالمین
 اے مقرر نصی ہے فجنی! فریاد رس یا مصطفیٰ
 آپ تو گنہگاروں کے شفیع ہیں تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت ہیں
 اے برگزیدہ! درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿7﴾

خو تو وسیلہ نیست کس! ہر خدا فریاد رس
 سلطان تخت بخت! فریاد رس یا مصطفیٰ
 آپ کے سوا کوئی وسیلہ نہیں خدا کے لئے ہر خدا فرمائیے
 تخت بزرگی کے بادشاہ! درد فرمائیے یا مصطفیٰ

﴿8﴾

اے گھر گرچہ خلاء اے اختر برج و لا
برہان نعت اضواء فریاد رس یا مصطفیٰ
اے محزونِ جا کے گوہر اے برج و لا کے ستارے
اے تحتِ اضواء کی دلیل و تہاں مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿9﴾

اے رہنمائے مومنان اے حاجتِ زوالمے مُسلمان
مکرمِ مُعظم مُہدی، فریاد رس یا مصطفیٰ
اے مومنوں کے راجہ اے مسلمانوں کے حاجت روا
عزت والے عظمت والے صاحبِ ہدایت مد کیجئے اے مصطفیٰ

﴿10﴾

اے بہتر از بہتر اے بہتر از بہتر
اے اتقیا و خوتجی، فریاد رس یا مصطفیٰ
اے بہتروں سے بہترین اے بڑوں سے عظیم تر
اے پرہیزگار اے وہ جن سے شفاعت کی امید کی جاتی ہے مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿11﴾

اے دستگیرِ اُفتادگان اے چارۂ بے چارگان
بدر الدجی شمس الہدی فریاد رس یا مصطفیٰ
اے گرتے ہوؤں کے تھامنے والے اے بے چاروں کے چارہ گر
اے چودھویں کے چاندائے شمس کے آفتاب مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿12﴾

اے میوہِ باغِ امان اے طوطیِ سبعِ مغان
اے صاحبِ نور الہدی فریاد رس یا مصطفیٰ
اے بارِ امان کے میوہ (بارِ جنت کے میوہ) اے قرآن کے پڑھنے والے (شیریں زبان)
اے نورِ ہدایت والے مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿13﴾

نورِ نہال دولہے نورِ بہارِ ملتے
اے حرمتِ باغِ صفا فریاد رس یا مصطفیٰ
آپِ دولتِ وجود اور بہارِ ملت کے نور ہیں
اے باغِ وفا کی حرمت مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿14﴾

منصورِ ممدوح بدرِ صادقِ خبر لیکو سیر
خورشیدِ حقِ احسنِ لقا فریاد رس یا مصطفیٰ
جگِ بدر کے ممدوح و منصور بات کے سچے شیریں سیرت والے
خورشیدِ حقِ نہایتِ خوبصورت مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿15﴾

اے مقصدِ اقصیٰ جنمِ عالی مقامِ ذی الحکوم
اے دردِ مندانِ را دوا فریاد رس یا مصطفیٰ
اے اعلیٰ ہمتوں کے مقصود عالی مقامِ صاحبِ کرم
اے دردمندوں کے درد کی دوا مد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿16﴾

اے شاہِ اُسرارِ قدیم اے شاہِ اَلْوَدَّ جِگم
ہر خاصیانِ لطفِ خدا فریادِ رس یا مصطفیٰ!
اے اسرارِ قدیم کے بادشاہ اے حکمتوں کے انوار کے ماہتاب
آپ گنہگاروں پر لطفِ خدا چرا مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿17﴾

اے نورِ صدقِ جان و دل نورِ حقیقہ، آب و نِگل
اے صاحبِ جود و سخا فریادِ رس یا مصطفیٰ!
اے دل و جان کی سچائی کے نور پانی اور مٹی (عالمِ دنیا) کے ہار کے نور
اے کرم و سخا والے مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿18﴾

اے روشنیِ خاصیان نورِ خدا ہر نو عیان
اے نصیِ عجمِ انبیاء فریادِ رس یا مصطفیٰ!
اے گنہگاروں کے لئے امید کی کرن آپ پر نورِ خدا عیاں ہے
اے ختمِ انبیاء کی نص مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿19﴾

بہرِ ابوبکر نقی بہرِ عمرِ حمزہ نقی
اے بہرِ عثمان ذوالحیا فریادِ رس یا مصطفیٰ!
ابوبکر صاحبِ تقویٰ کے طفیل عمر پاکیزگی والے کے طفیل
عثمان حیا دار کے طفیل مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿20﴾

بہرِ علی المرتضیٰ بہرِ حسن ذوالمجننی
بہرِ حسین شاہِ کربلا فریادِ رس یا مصطفیٰ!
علی مرتضیٰ کے طفیل حسن مجتبیٰ کے طفیل
حسین شاہِ کربلا کے طفیل مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿21﴾

خرمتِ ہمہ اصحابہا خرمیتِ ہمہ اُحبابہا
لطفِ بحالِ زارِ ما فریادِ رس یا مصطفیٰ!
تمام اصحاب کی عزت کے صدقہ تمام احباب کی حرمت کے طفیل
ہماری حالتِ زار پر کرم فرمائیے مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿22﴾

اے حضورِ سیدِ رُسل اے شہیدیِ رِہادی سُبُل
اے ختمِ سُورۃِ اَصْحٰیاء فریادِ رس یا مصطفیٰ!
اے رسولانِ کرام کے سردار اے ہدایت والے، ہدایت کی
راہوں پر چلانے والے مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿23﴾

مَلِک و مُلُکِ اَز نورِ اَو صالِحینِ شَدِ مَسرورِ اَو
اے آفرینشِ را سزا فریادِ رس یا مصطفیٰ!
فرشتے اور ملاک آپ کے نور سے ہیں صف بستہ کھڑے ہیں آپ کی
(ولادت کی) خوشی میں مد فرمائیے اے مصطفیٰ!

﴿24﴾

اے نورِ حق پیدا ہو تو اے دیدہ بینا ہو تو
 اے مالکِ ہر دوسری فریاد رس یا مصطفیٰ
 اے وہ ذات جو نورِ حق آپ سے ظاہر ہے دیدہ دل آپ کے مددگارِ روشن ہے
 اے مالکِ ہر مدد جہاں مدد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿25﴾

باغِ فصاحتِ را کلی اے مُرشِدِ بہر ولی
 بہر تو نقدِ ارضی و سما فریاد رس یا مصطفیٰ
 آپ باغِ فصاحت کے پھول ہیں اے بہر دلیوں کے مُرشِد
 آپ کے مددگارِ ارض و سما پیدا ہوئے مدد فرمائیے اے مصطفیٰ

﴿26﴾

اے ہاشم مسکین گدا گفہ لنا ہے التھی
 یا مرحبا یا مرحبا فریاد رس یا مصطفیٰ
 اس ہاشم مسکین گدا گر نے اپنی طرف سے ثناء کہے ہیں اعجازِ کردی
 خوش آمدید ہو خوش آمدید ہو مدد فرمائیے اے مصطفیٰ

(ماخوذ از مدح نامہ سندھ)

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کی سرگرمیوں

کے تحت مٹی و رات کو حفظ و اعتراف کے مختلف مدارج کا جائزہ لیا جائے گا۔
 یہاں پر قرآن پاک حفظ و اعتراف کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

مدارس
حضرة و ماظرة

کے تحت صبح اور رات کے دوکلات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس لکائی کی کتابیں لکائی جاتی ہیں۔

فوتوس
نظماً صبی

کے تحت مسلمانوں کے دائرہ کے سرکاری میں اپنی
 دوسری کے لئے ضروری دواغ سے اموال قائم بھی کیا ہے۔

دار الافتاء

کے لئے یہی مسئلہ اٹھ اٹھا اس کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ اس کے تحت ہر ماہ مکتوبہ جاری ہونے لگا۔ یہ مکتوبہ شروع کر کے انجم کی حالت سے شروع ہوا۔ افسوس کہ اس کا سلسلہ اب تو رُخسہ سے جاری نہیں۔

مكتبة
جامعة القاهرة

یہ ایک ایسا ہیرو ہے جو اپنے عقائد پر قائم رہا اور ان کے خلاف ہونے والی ہر قسم کی دباؤ اور تشدد کو برداشت کیا۔

ثقافت و آری
اجتماع

بقیہ اشعار و بیانیات

تخت ایک پرہیزگار محل ہے جس میں مختلف مذاہب کے
معاشرے اور قومیں ایک ساتھ رہتے ہیں اور ان کی ہمتی اور
اعزاز و عزت حاصل کرتے ہیں۔

کتابخانه و مکتبہ اسلامیہ
آلہ ہندوستان

فان كان $\frac{f(x)}{g(x)}$ دالة مستمرة في a ، فماذا يكون $\lim_{x \rightarrow a} \frac{f(x)}{g(x)}$ ؟

ہر شب جمعہ نماز تہجد اور ہر اتوار عصر تا المغرب ختم قرآن کریم اور خصوصی دعا

روزنامه ای
پیشرو و گستراننده